

بسم الله الرحمن الرحيم

## پاکستان میں تعلیم غیر معیاری اور انتہائی ناقص ہے جس کے نتیجے میں بد حالی میں اضافہ اور ترقی میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے

قیام پاکستان کے وقت سے تعلیم کے شعبہ سے غفلت برتی گئی ہے جس کے نتیجے میں ہمارے لاکھوں کروڑوں بہن بھائی اچھی تعلیم کے حق سے محروم رہے ہیں جس کو اسلام نے ان کا حق قرار دیا ہے۔ خطے میں برطانیہ کے راج کردہ استعماری تعلیمی نظام نے سائنس اور اسلامی تعلیم کو دو الگ الگ اداروں میں تقسیم کر دیا یعنی عام مروجہ اسکول اور دینی مدارس۔ اس بات کو جانے بغیر کہ اس معاملے پر اسلام کی رائے کیا ہے، اس تعلیمی نظام کو اسی طرح سے جاری و ساری رکھا گیا۔ مغربی تہذیب کے برعکس اسلام میں دینی اور دنیاوی زندگی ایک دوسرے سے جدا کوئی الگ الگ چیز نہیں ہیں۔ لیکن موجودہ تعلیمی نظام ایک طرف ایسے افراد پیدا کرتا ہے جو "دنیاوی" کام کرتے ہیں اور جو اسلام کو ایک فرد کا ذاتی مسئلہ سمجھتے ہیں تو دوسری جانب یہ تعلیمی نظام ایسے افراد پیدا کرتا ہے جو مذہبی پیشوائیت کا فریضہ انجام دیتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ اسلام کو دنیا کی عملی زندگی میں کیسے لاگو کیا جاتا ہے۔ تعلیمی نظام کی اس تقسیم، یعنی دین و دنیا کی جدائی کی مغربی فکر کی وجہ سے ہماری سوچ زوال پزیر ہو گئی، مغربی افکار اپنائے جانے لگے، مغربی احساسات بڑھنے لگے اور امت قابل اور لائق علماء، دانشوروں اور سیاست دانوں سے محروم ہو گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اب لوگ یہ کہتے ہیں کہ "قیادت کا خلا ہے"۔ موجودہ تعلیمی پالیسی کا مقصد اسلام کو عملی زندگی سے دور رکھنا اور اس کو صرف ایک علمی مضمون بنا دینا ہے جبکہ اسلام اس بات کو لازمی قرار دیتا ہے کہ متحرک، مخلص اور اسلامی تعلیمات سے آشنا افراد کو پیدا کیا جائے۔ لہذا خلافت لوگوں کی اسلام کی بنیاد پر اس طرح سے تربیت کا اہتمام کرتی ہے کہ وہ اس قابل ہوں کہ اسلام کو اپنی سیاسی اور ذاتی زندگیوں میں لاگو کر سکیں اور وہ یہ جان سکیں کہ دنیا کی زندگی کا مقصد اسلام کو سیاسی زندگی سے بے دخل کرنا نہیں ہے بلکہ دنیا کی زندگی کا مقصد اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت یعنی ہر شعبہ زندگی میں اس کے احکامات کی پیروی کرنا ہے۔ یہ تربیت اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ امت کے بیٹے اور بیٹیاں امت کو درپیش معاشی، سیاسی، داخلی اور خارجی معاملات کے حل اسلام سے پیش کریں۔ یہی وہ چیز ہے جس نے اسلامی تہذیب کو اس قابل کیا تھا کہ وہ ایک ہزار سال تک دنیا کے لیے روشنی کا مینار تھی۔ اسلامی ریاست نے زبردست بیٹے اور بیٹیاں پیدا کیے جنہوں نے حساب، طب، ادویات، فقہ اور فلکیات جیسے مختلف میدانوں میں بڑا نام پیدا کیا۔ عربی

زبان جو اسلامی ریاست کی سرکاری زبان تھی پڑھے لکھے مرد و خواتین کی پہچان بن گئی تھی اور خلافت کے شہر تعلیم کے حصول کے لیے یورپی امر آ کے پسندیدہ ترین مقام بن گئے تھے۔

اس کے علاوہ موجودہ تعلیمی نظام غلط تدریسی طریقہ کار کو اختیار کرتا ہے یعنی تصورات کو احساسات سے اس طرح نہیں جوڑتا کہ ایک واضح تصویر بن جائے بلکہ ان تصورات کو رٹایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امت سوچنے سمجھنے کے عقلی طریقہ کار سے ہٹ گئی جو کہ صدیوں تک اسلامی تہذیب کا خاصہ تھی۔ اس کے علاوہ اسکولوں میں مناسب سہولیات اور پیشہ ور قابل اساتذہ کی فراہمی کو یقینی نہیں بنایا گیا۔ اکثر اسکولوں میں اہم مضامین اس زبان میں پڑھائے جاتے ہیں جو کہ قرآن کی زبان نہیں یا طالب علموں کی اپنی زبان ہی نہیں ہے۔ پاکستان تعلیمی خواندگی کے لحاظ سے 2015ء میں دنیا کے 120 ممالک میں سے 113 نمبر پر تھا۔ حکومت کی پالیسی کی ناکامی اور ناکافی وسائل کی فراہمی تعلیم کے میدان میں نجی شعبے کی زبردست پیش قدمی کا باعث بنی ہے یہاں تک کہ نجی یونیورسٹیاں اب ایک عام بات بن چکی ہیں جس کے نتیجے میں والدین پر معاشی بوجھ میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ والدین کی اکثریت اپنے بچوں کے لیے ایک الگ گھر پر پڑھانے والے معلم یا ٹیوشن اکیڈمی کی ضرورت بھی محسوس کرتے ہیں جس کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے وقت، کوشش اور پیسے میں دوگنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ تعلیمی شعبے میں ان کمزوریوں کی وجہ سے اکثر قابل طالب علم مغربی تعلیمی اداروں میں پڑھنے کی خواہش رکھتے ہیں جس کے نتیجے میں مسلم دنیا قابل نوجوانوں کی خدمات اور ذہانت سے محروم ہو جاتی ہے۔ پھر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ان کے پاس کوئی ایسا جواز نہیں بچتا کہ وہ پاکستان واپس جائیں کیونکہ جو تعلیم اب وہ حاصل کر چکے ہوتے ہیں اس کی پاکستان کی صنعت اور زراعت کو ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ اور ایسا اس لیے ہوتا ہے کیونکہ حکومت نے کوئی ایسا تحقیقی ادارہ قائم ہی نہیں کیا جو ایسے قابل دماغوں کو صنعتی اور زرعی شعبوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کر سکے۔

پاکستان میں تعلیم استعماری طاقتوں کے ہاتھوں میں ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعے وہ مسلمانوں کو ان کے عقیدے اور اسلامی ورثے سے دور اور نشاۃ ثانیہ اور ترقی کی راہ پر چلنے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے

استعماری پالیسی یہ رہی ہے کہ ایک ایسی تعلیمی پالیسی نافذ کی جائے کہ جس کے نتیجے میں مسلمانوں کو ان کے عقیدے سے الگ کر دیا جائے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ایسا تعلیمی نصاب پڑھایا جائے کہ جس میں سیکولر ازم، لبرل ازم، جمہوریت، انسان کی حاکمیت اعلیٰ اور دوسرے مغربی افکار موجود ہوں۔ اس نظام کی بنیاد برطانیہ نے اس وقت ڈالی تھی جب وہ برصغیر پر قابض تھا اور آج امریکہ، یورپ اور استعماری ادارے جیسے عالمی بینک اس کی بہت قریب سے نگرانی کرتے ہیں۔ لہذا جو نصابی کتب حکومت تیار کرتی ہے اور جنہیں نجی

تعلیمی ادارے استعمال کرتے ہیں انھیں مغربی تعلیمی ادارے خاص پاکستان کے لیے تیار کرتے ہیں۔ ان کا یہ مقصد ہے کہ اسلام کا ایسا تصور پیدا کیا جائے کہ یہ دیگر مذاہب کی طرح محض ایک مذہب ہے۔ یہ نصاب مغربی دانشوروں، فلاسفروں اور سائنس دانوں کے کرپٹ تصورات کو نوجوانوں کے ذہن میں راسخ کرتا ہے اور مغربی ادب اور مغربی طرز زندگی کے متعلق محبت پیدا کرتا ہے۔ اس تعلیمی نظام کا مقصد سیکولر شخصیات کو پیدا کرنا ہے جو انسانی مسائل کے حل کے لیے صرف اور صرف مغربی سرمایہ دارانہ نظریہ حیات اور مغربی قوانین کو اختیار کریں۔

موجودہ مدرسہ نظام میں اسلام ایک نظری (Theoretical) صورت میں پڑھایا جاتا ہے اور اس کا موجودہ حقیقت (عملی زندگی) سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ کئی سالوں سے مدارس کا نصاب سکڑتے سکڑتے عبادات اور اخلاقیات سے متعلق اسلامی احکامات تک محدود ہو گیا ہے جس میں کچھ وراثت، نکاح اور طلاق کے مسائل بھی شامل ہیں۔ اسلام کے دیگر احکامات، جن کا تعلق معاملات، معیشت، خارجہ پالیسی، حکمرانی اور احتساب سے ہے، تو ان کے متعلق غفلت برتی گئی ہے۔

تحقیق، ٹیکنالوجی اور ترقی کے لیے درکار اچھے قابل اساتذہ کی تربیت کو یقینی بنانے کے لیے حکومت نے بہت کم وسائل اور سہولیات بہم پہنچائی ہیں۔

### تعلیم کو اسلامی عقیدہ کے مطابق ترتیب دینا

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ** "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔" (التحریم، 6:66)۔

اسلامی ریاست امت کے بیٹوں اور بیٹیوں کی تعلیم کی ذمہ داری اٹھائے گی۔ اسلامی ریاست کا یہ ایک بنیادی فریضہ ہو گا کہ وہ ایک ایسی تعلیمی پالیسی کو نافذ کرے جس کے نتیجے میں طلبہ میں مضبوط عقلمندی اور نفسیہ کی حامل شخصیات پیدا ہوں۔ لہذا وہ ایک ایسا نصاب بنائے گی جس کے نتیجے میں طلبہ میں عقلی بنیادوں پر سوچنے کی صلاحیت، تجزیہ کرنے کی قابلیت اور اس بات کی خواہش پیدا ہوگی کہ وہ علم کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی خوشنودی اور معاشرے کی باطنی خدمت کے لیے حاصل کریں۔ حزب التحریر نے ریاست خلافت کے دستور کی دفعہ 171 میں اعلان کیا ہے کہ "اسلامی عقیدے کو ہی نصابِ تعلیم کی بنیاد بنایا جائے گا تاکہ تمام معلومات

کو قبول کرنے ان کی تصدیق کرنے اور ان پر اعتقاد رکھنے کے حوالے سے اسلامی عقیدہ ہی وہ پیمانہ ہو جس پر منہج تعلیم کی بنیاد ہو۔"

تعلیم کے ہر مرحلے پر تجرباتی سائنس کو پڑھانے پر زور دیا جائے گا اور اس کا مقصد نئی تحقیق اور ٹیکنالوجی کو پیدا کرنا ہو گا تاکہ خلافت صنعتی ایجادات، صحت، تعمیرات اور دوسری انسانی ضروریات کی چیزوں میں دنیا کی قیادت کرے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کو حقیقی ضرورتوں سے جوڑا جائے گا جیسے صنعت، زراعت اور صحت عامہ۔ یہی وہ عمل ہے جو امت کے ڈاکٹروں، انجینئروں اور سائنسدانوں کو ان کی قابلیت کے مطابق استعمال کرنے کا باعث بنے گا۔ یہ امت کے قابل بیٹوں اور بیٹیوں کو اس بڑے مقصد یعنی اللہ کی عبادت سے جوڑے گا جس کے نتیجے میں تخلیقی صلاحیتوں اور پیداوار میں زبردست اضافہ ہو گا اور خلافت دنیا کی طاقتور ترین ریاست بن سکے گی۔ جہاں تک ثقافتی علوم کا تعلق ہے تو یہ پرائمری اور سیکنڈری کی سطح پر ایک خاص پالیسی کے مطابق اس طرح پڑھائے جائیں گے کہ وہ اسلامی تصورات اور احکامات سے متصادم نہ ہوں۔ اعلیٰ تعلیم میں یہ ثقافتی علوم دوسرے تمام علوم کی طرح ہی پڑھائے جائیں گے لیکن اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ وہ تعلیمی پالیسی اور اس کے مقصد سے ہٹ کر نہ ہوں۔ حزب التحریر نے ریاست خلافت کے دستور کی دفعہ 174 میں ثقافتی سائنسز کے متعلق اعلان کیا ہے کہ "ان چیزوں کی تعلیم جن سے عقائد فاسد ہوتے ہیں یا عقائد کمزور ہوتے ہیں، بچوں کے اذہان پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے ان چیزوں کی تعلیم ابتدائی دمر حلوں میں ممنوع ہوگی۔ یعنی ابتدائی اور ثانوی مرحلے میں۔"

دنیوی سائنسی علوم کے ساتھ ساتھ عربی اور اسلامی علوم پر بھی اتنی ہی توجہ دی جائے گی تاکہ بچے دین اسلام کے بنیادی ارکان کو مضبوطی سے اختیار کر سکیں اور اسلام کو اپنی عملی زندگی میں لاگو کر سکیں۔ اسلامی ثقافت تعلیمی سفر کے ہر مرحلے پر پڑھائی جائے گی۔ ہم اپنے سب سے زیادہ قابل بیٹے اور بیٹیوں کو اس جانب راغب کریں گے کہ وہ فقیہ بنیں تاکہ اسلام کی عملی زندگی سے تعلق کی سمجھ بوجھ بہترین ہاتھوں میں رہے۔ جیسا کہ حزب التحریر نے ریاست خلافت کے دستور کی دفعہ 173 میں اعلان کیا ہے کہ "سکول کے مراحل میں ان علوم و معارف کو پڑھانے کا مقصد طالب علم کی ایسی اسلامی شخصیت کو پروان چڑھانا ہے جو زندگی میں علمی معرکے کا شہسوار ہونے کے لیے تیار ہو یعنی ممتاز شخصیت بننے کے لیے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے تیار ہو تاکہ اسلامی امت علمی اور فکری لحاظ سے اعلیٰ مقام پر فائز ہو سکے اور دنیا کی قیادت سنبھالنے کی اہل ہو جائے۔ تمام انسانوں کو کفر کی ظلمتوں سے اسلام کے نور کی طرف لائے اور خود ساختہ قوانین کے ظلم سے نکال کر انسانوں کو شریعت اسلامی کے عدل کے سائے میں لائے۔" اسی طرح دفعہ 175 میں لکھا کہ "اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا فعل ہے۔ آپ مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور جوانوں سب کو اسلام کے احکامات سیکھاتے

تھے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہر نسل اور ہر عمر کے لیے ہے اس لیے تمام تعلیمی مراحل میں اسلام کی تعلیم دی جائے گی۔"

ریاست خلافت اسکولوں کے لیے سہولیات اور اساتذہ کے لیے تربیتی پروگرام کا بندوبست کرے گی تاکہ ان کے مضمون کے علم میں اضافہ کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں پڑھانے کے مختلف طریقہ کار سے بھی روشناس کرایا جائے گا جس کے نتیجے میں طلبہ کے لیے اس مضمون کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ تعلیم پر انہری کی سطح سے لے کر یونیورسٹی کی سطح تک فراہم کی جائے گی اور ہمیشہ تحقیق کو زیادہ فوجیت دی جائے گی۔ جہاں تک تعلیمی شعبہ پر اٹھنے والے اخراجات کا تعلق ہے تو خلافت تعلیمی ضرورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے شریعت کے اصولوں کے مطابق حاصل اکٹھے کرے گی تاکہ تعلیمی میدان میں تیز رفتار ترقی ممکن ہو سکے۔ خلافت عوامی اثاثوں سے بہت بڑی تعداد میں محصول حاصل کرے گی جیسے تو انائی یاریستی ادارے جیسے بڑے بڑے تعمیراتی ادارے یا بھاری مشینری بنانے والے ادارے۔ خلافت انکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس جیسے ظالمانہ ٹیکسوں کا خاتمہ کرے گی جو معاشی سرگرمیوں کی نمو میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ خلافت استعماری ممالک اور ان کے اداروں کو سودی قرضوں کی واپسی سے انکار کر دے گی جو پاکستان کے اخراجات کا ایک تہائی تک کا حصہ کھاجاتے ہیں اور یہ بات بھی علم میں رہے کہ مسلسل سود کی ادائیگی کی وجہ سے یہ قرضے اصل رقم کے ساتھ کئی بار ادا کیے جا چکے ہیں۔ اگر ان تمام اقدامات کے باوجود تعلیم کے شعبے کے لیے کافی وسائل میسر نہ ہوں تو ریاست اپنے اس فرض کی ادائیگی کے لیے ایک ہنگامی ٹیکس لگائے گی جو صرف انہی لوگوں سے وصول کیا جائے گا جو اپنی بنیادی ضروریات اور آسائشوں کو پورا کرنے کے بعد بھی مال رکھتے ہیں۔ خلافت امت کو ایک بار پھر پوری دنیا کے لیے علم کی روشنی کا مینار بنا دے گی جیسا کہ اس سے پہلے بھی امت کے پاس یہ اعزاز کئی صدیوں تک موجود رہا تھا۔ حزب التحریر نے ریاست خلافت کے دستور کی دفعہ 179 میں اعلان کیا ہے کہ "جس کام کے بغیر کوئی واجب ادا نہیں ہوتا، وہ کام بھی واجب ہوتا ہے۔ لائبریریاں، لیبارٹریاں، اور علم حاصل کرنے کے دوسرے تمام وسائل کا تعلق امت کی دیکھ بھال سے ہے جو خلیفہ پر فرض ہے اور وہ اس کا ذمہ دار ہے۔ اگر اس میں کوتاہی کرے گا تو اس کا احتساب ہوگا۔"

حزب التحریر

ولایہ پاکستان

14 شوال 1443 ہجری

15 مئی 2022ء